332901 ـ اگر کسی شخص کو خریداری پر مجبور کر دیا جائے تو کیا وہ بائع کے علم کے بغیر بعض شروط کی مخالفت کر سکتا ہے؟

سوال

اگر مجھ پر یہ لازم کر دیا جائے کہ میں کوئی چیز خریدوں، اور خریداری کے معاہدے میں ایسی شرطیں رکھی جائیں جنہیں میں قبول نہیں کرتا، اور میں نے بائع کو بتائے بغیر ان شرطوں کی خلاف ورزی کر دی، تو کیا میرا یہ عمل حرام ہے؟ براہ کرم دلائل کے ساتھ جواب دیں۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خرید و فروخت کے صحیح ہونے کی شرط باہمی رضامندی

بیع کے منعقد ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ دونوں فریقوں کی باہمی رضامندی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا
”اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، الا کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔“ (النساء: 29)

اور سنن ابن ماجہ (2185) میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک خرید و فروخت باہمی رضامندی ہی سے ہوتی ہے۔“ اسے علامہ محمد ناصر الدین البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:
”عقود میں اصل بنیاد وہی باہمی رضامندی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ‘الا کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو’[النساء: 29] “ ختم شد
ماخوذ از: الفتاوی الکبری (4/5)

اسی بنا پر: اگر کسی شخص کو خرید و فروخت پر مجبور کیا جائے، اور یہ جبر ناحق ہو، اور وہ اس سے بچ نہ سکے، کیونکہ مجبور کرنے والا اس پر غالب ہو، تو اس کی بیع یا خریداری صحیح نہیں ہو گی۔

البتہ جبر کبھی بحق بھی ہوتا ہے، جیسے حاکم کسی رہن رکھنے والے کو قرض ادا کرنے کے لیے رہن بیچنے پر مجبور کرے، تو اس صورت میں بیع صحیح ہو گی۔

"دلیل الطالب لنیل المطالب" (صفحہ: 125)میں شروطِ بیع بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:
''اس کی سات شرطیں ہیں، ان میں سے ایک رضامندی ہے، لہٰذا بغیر حق کے مجبور شخص کی بیع صحیح نہیں۔''
ختم شد

اور "کشاف القناع" (3/150)میں ہے:
''اگر دونوں بیچنے والے، یا ان میں سے ایک مجبور ہو تو بیع صحیح نہیں، سوائے اس کے کہ اسے بحق مجبور کیا گیا ہو، جیسے حاکم اسے قرض کی ادائیگی کے لیے اپنا مال بیچنے پر مجبور کرے، یا ایسا مال خریدنے پر مجبور کرے جس سے وہ قرض ادا کرے، تو عقد صحیح ہو گا؛ کیونکہ یہ حق کے ساتھ مجبور کیا گیا ہے۔''

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
''ناحق مجبور شخص کی بیع صحیح نہیں؛ کیونکہ مجبور وہ ہے جسے بیع پر مجبور کیا گیا ہو، یعنی جسے زبردستی بیچنے پر مجبور کیا گیا ہو، لہٰذا بغیر حق کے اس کی بیع صحیح نہیں ہوتی۔

اگر کوئی حکمران کسی شخص کو ظلم کرتے ہوئے مجبور کرے کہ وہ اپنی چیز کسی کو بیچ دے، اور وہ بیچ دے، تو یہ بیع صحیح نہیں؛ کیونکہ یہ رضامندی کے بغیر ہوئی ہے۔

اسی طرح اگر تمہیں معلوم ہو کہ یہ بیچنے والا تمہیں شرم یا لحاظ کی وجہ سے بیچ رہا ہے، تو تمہارے لیے اس سے خریدنا جائز نہیں، جب تک تم جانتے ہو کہ اگر وہ شرم اور لحاظ نہ کرتا تو تمہیں نہ بیچتا۔ اسی لیے علماء کہتے ہیں کہ اگر معلوم ہو کہ کسی نے شرم یا لحاظ کی وجہ سے ہدیہ دیا ہے تو اسے قبول کرنا حرام ہے؛ کیونکہ اگرچہ اس نے صراحت نہیں کی کہ وہ راضی نہیں، مگر حال کا تقاضا یہی ہے کہ وہ راضی نہیں۔

اور یہ کہ ' بغیر حق کے مجبور کی بیع صحیح نہیں ' ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ اگر جبر بحق ہو تو کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ حق کو ثابت کرنا ہے، ظلم یا زیادتی نہیں۔

مثلاً: کسی شخص نے اپنا گھر قرض کے بدلے رہن رکھا، پھر قرض کا وقت پورا ہو گیا، اور قرض دینے والے نے اپنا حق طلب کیا، مگر مقروض نے انکار کر دیا، تو اس صورت میں اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنا گھر بیچے تاکہ صاحبِ حق اپنا حق لے سکے۔

ایک اور مثال: دو افراد کی مشترکہ زمین ہے جو اتنی چھوٹی ہے کہ تقسیم نہیں ہو سکتی، ایک شریک بیچنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے، تو اس صورت میں زمین کو زبردستی بیچ دیا جائے گا؛ کیونکہ یہ حق کے ساتھ ہے تاکہ دوسرے شریک سے ضرر دور کیا جائے۔

پس ضابطہ یہ ہے کہ: اگر جبر بحق ہو تو بیع صحیح ہوگی، چاہے بیچنے والا اس پر راضی نہ بھی ہو؛ کیونکہ یہاں کوئی ظلم یا گناہ نہیں کیا گیا، لہٰذا یہ جائز ہے'' ختم شد
ماخوذ از: الشرح الممتع (8/108)

دوم:

معتبر جبر کی صورتیں

جبر اس طرح ہوتا ہے کہ کسی کو قتل، مار پیٹ یا قید کی دھمکی دی جائے، اور دھمکی دینے والا اسے نافذ کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہو۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:
''جبر کے لیے تین شرطیں ہیں:

پہلی: یہ کہ جبر کرنے والا بااختیار ہو، یا زبردستی غلبہ رکھنے والا ہو، جیسے ڈاکو وغیرہ۔

دوسری: یہ کہ غالب گمان ہو کہ اگر اس کی بات نہ مانی گئی تو وہ اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنائے گا۔

تیسری: یہ کہ وہ ایسا نقصان ہو جو شدید ضرر کا باعث ہو، جیسے قتل، شدید مار پیٹ، ہڈیاں ڈالنا، یا طویل قید؛ رہی گالی گلوچ اور سبّ و شتم، تو وہ جبر شمار نہیں ہوتا، اس پر ایک ہی موقف ہے، اسی طرح تھوڑا مال لے لینا بھی جبر نہیں۔

البتہ ہلکا نقصان اگر ایسے شخص کے حق میں ہو جو اس کی پروا نہ کرے تو وہ جبر نہیں، لیکن اگر بعض باوقار لوگوں کے حق میں ہو، اس طرح کہ اس میں اس کی توہین، رسوائی اور منفی شہرت کا پہلو ہو، تو یہ اس کے حق میں شدید مار کے برابر ہے۔'' ختم شد
ماخوذ از: المغنی (7/384)

چنانچہ اگر آپ کو خریداری پر مجبور کیا گیا ہو تو یہ خریداری صحیح نہیں ہو گی، اور جب بھی جبر ختم ہو جائے تو آپ پر لازم ہے کہ چیز واپس کر دو اور اپنا مال لے لو، یہاں یہ نہیں کہا جائے گا کہ تم شرائط کی خلاف ورزی کر

رہے ہو؛ کیونکہ ابھی تک پورا عقد ہی صحیح نہیں تھا، اور اس کے ذریعے وہ چیز تمہاری ملکیت میں منتقل نہیں ہوئی۔

اور اگر معاملہ جبر کی حد تک نہیں پہنچا، تو تمہاری خریداری صحیح ہے، اور اگر شرائط جائز ہوں تو ان کی پابندی تم پر لازم ہے۔

اور بہتر یہ تھا کہ آپ اپنی صورتِ حال کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے، جبر کی نوعیت اور آپ پر عائد کی گئی شرطوں کو واضح کرتے، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ حقیقی جبر ہے یا نہیں۔

اور یہ درست نہیں کہ آپ ایک عام حکم لے کر اسے اپنی مخصوص صورت پر خود ہی منطبق کر لو، بلکہ آپ پر لازم ہے کہ جس سے فتویٰ پوچھو اسے اپنی خاص صورت حال پوری وضاحت کے ساتھ بتاؤ، تاکہ وہ تمہیں اسی کے مطابق براہِ راست جواب دے، نہ کہ محض ایک عمومی حکم بیان کرے۔

واللہ اعلم